مُلمّع کی انگوٹھی

چاندی کی انگوٹھی پہ جو سونے کا چڑھا جھول
اوچھی تھی، لگی بولنے اِترا کے بڑا بول
اے دیکھنے والو! تمھیں انصاف سے کہنا
چاندی کی انگوٹھی بھی ہے کچھ گہنوں میں گہنا

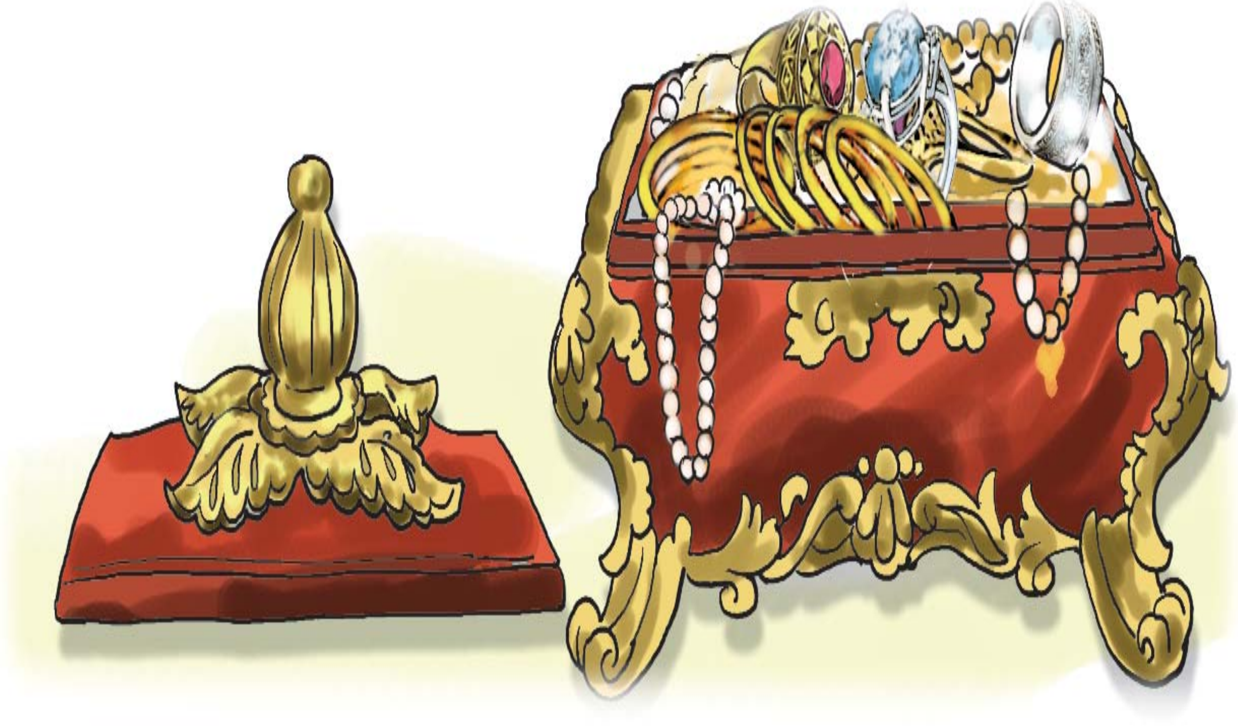

چاندی کی انگوٹھی کے نہ میں ساتھ رہوں گی
وہ اور ہے میں اور، یہ ذِلّت نہ سہوں گی
میں قوم کی اونچی ہوں، بڑا میرا گھرانا
وہ ذات کی گھٹیا ہے، نہیں اس کا ٹھکانا
میری سی کہاں چاشنی میرا سا کہاں رنگ
وہ مول میں اور تول میں میرے نہیں پاسنگ
میری سی چمک اس میں نہ میری سی دمک ہے
چاندی ہے کہ ہے رانگ مجھے اس میں بھی شک ہے

یہ سنتے ہی چاندی کی انگوٹھی بھی گئی جل
''اللہ رے! مُلمّع کی انگوٹھی ترے چَھل بَل
سونے کے مُلمّع پہ نہ اِترا مری پیاری
دو دن میں بھڑک اس کی اُتر جائے گی ساری
کچھ دیر حقیقت کو چُھپایا بھی تو پھر کیا
جھوٹوں نے جو سچّوں کو چڑایا بھی تو پھر کیا
مت بھول کبھی اصل کو اپنی اری احمق!
جب تاؤ دیا جائے گا ہو جائے گا منھ فَق

سچّے کی تو عزّت ہی بڑھے گی جو کریں جانچ
مشہور مثل ہے کہ نہیں سانچ کو کچھ آنچ
کھوٹے کو کھرا بن کے نکھرنا نہیں اچھا
چھوٹے کو بڑا بن کے اُبھرنا نہیں اچھا''

اسمٰعیل میرٹھی

سوالات

1۔ مُلمّع کی انگوٹھی کیوں اِترانے لگی؟
2۔ چاندی کی انگوٹھی نے اس کی کیسے خبر لی؟
3۔ ''اوچھی تھی، لگی بولنے اِترا کے بڑا بول'' کا مطلب بیان کیجیے۔
4۔ ''سانچ کو کچھ آنچ نہیں''، اس مثل کا مطلب لکھیے۔
5۔ ''چھوٹے کو بڑا بن کے اُبھرنا نہیں اچھا'' شاعر کی اس سے کیا مراد ہے؟